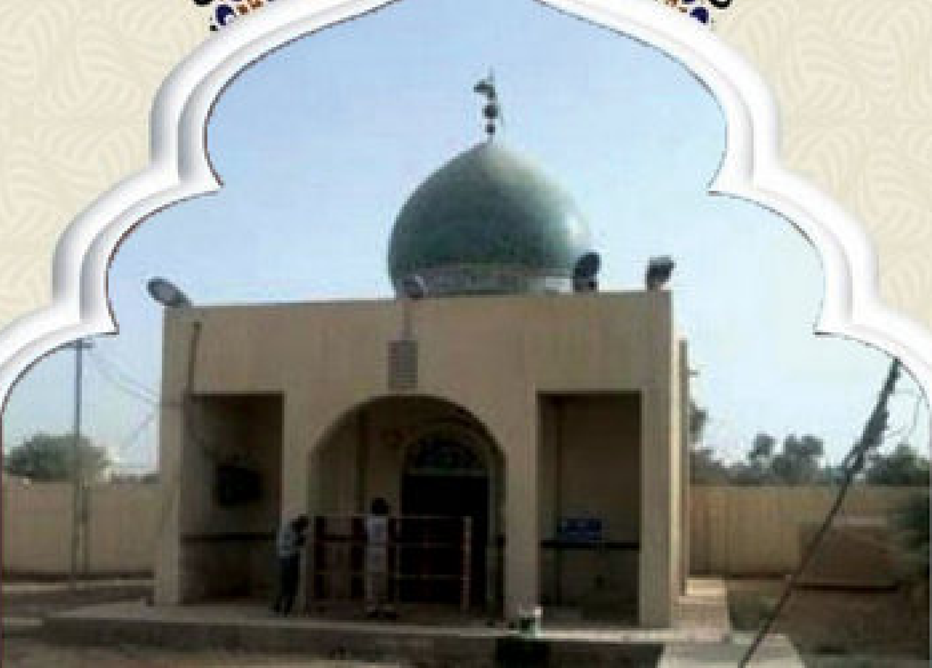
امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ

بطور حکیم الاُمّت

(16-October-2025)

(For Islamic Brothers)



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

درود شریف کی فضیلت

بَحر و بَر کے بادشاہ، دوعالَم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْكُرُوا اللّٰهَ فِیهِ، وَلَمْ یُصَلُّوا عَلَى نَبِیِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُم

جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، جس میں نہ تو وہ اللہ پاک کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو (قیامت کے دن) وہ مجلس

اُن کے لئے باعثِ حسرت ہوگی۔ پس اللہ پاک چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں:

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔(2) اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کرلیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا مختصر تعارف

امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ پانچویں صدی کی مشہور اور بلند رُتبہ شخصیت ہیں، آپ کی ولادت 450 ہجری کو طابَران، ضلع طُوس، صوبہ خُراسان میں ہوئی۔(3) آپ کا، آپ کے والد کا، آپ کے دادا کا نام محمد اور پردادا کا نام: احمد تھا۔ آپ کے بیٹے ہیں: امام حامدِ غزالی، یہ بھی ماہِر عالِمِ دین تھے، ان ہی کی نسبت سے آپ نے اپنی کنیت ابو حامِد رکھی۔ امام

---

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ۵/۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱

2...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

3...اِتحافُ السَّادَہ، المقدمۃ، جلد: 1، صفحہ: 9۔

غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت زبردست عالِمِ دین تھے، عِلْمِ فقہ، عِلْمِ کلام، فلسفہ اور تصوف میں کامِل مہارت رکھتے تھے، آپ کی علمی شان وشوکت اور وجاہت کو دیکھ کر اس وقت کے وزیرِ اعظم نِظَامُ الْمَلِک نے آپ کو زَیْنُ الدِّیْن اور شَرَفُ الْمِلَّۃ کا لقب دیا۔ آپ کا ایک لقب ہے: اِمَامُ الْبَحْر (یعنی علم وفن کا امام)، آپ کے استاد امام الحرمین، امام جُوَیْنی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: اَلْغَزَالِی بَحْرٌ مُغْدَقٌ یعنی غزالی عِلْم کا ٹھاٹھے مارتا سمندر ہے۔[1] اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فتاوی رضویہ شریف میں امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو "حکیم الاُمّت" کے لقب سے یاد کیا ہے۔[2] امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اسلام پر اعتراض کرنے والے بدمذہبوں اور غیر مسلموں کو اپنے مضبوط دلائل سے خاموش کر دیا کرتے تھے، اس لئے آپ کو "حُجَّۃُ الْاِسْلَام (یعنی اسلام کی دلیل)" بھی کہتے ہیں۔ آپ کو بہت اَحادِیث یاد تھیں مگر عِلْمِ حدیث با قاعِدہ کسی استاد سے پڑھا نہیں تھا، آخری عُمر میں اس کا شوق ہوا، اگرچہ اس وقت آپ کی علمیت کے ڈنکے دُنیا میں بج رہے تھے، بڑے بڑے عُلَما آپ سے فیض لے رہے تھے لیکن ابھی عِلْم سیکھنے کا شوق کم نہ ہوا تھا، چنانچہ آپ نے با قاعِدہ استاد سے عِلْمِ حدیث سیکھنا شروع کیا اور سیکھتے سیکھتے ہی دُنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ 55 سال دُنیا میں تشریف فرما رہے۔ آپ نے 14 جمادی الآخر، 505 ہجری کو انتقال فرمایا،[3] وقتِ وفات حدیث پاک کی مشہور کتاب بخاری شریف آپ کے سینے پر تھی۔[4] علامہ اِبْنِ جَوْزِی رَحمۃُ

1…طبقات شافعیہ کبری، پانچواں طبقہ، جلد:5، صفحہ:171۔

2…فتاوی رضویہ، جلد:4، صفحہ:528۔

3…سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاء، جلد:14، صفحہ:332۔

4…اَلْمُنْتَظَم، جلد:17، صفحہ:127۔

اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ صبح بیدار ہوئے، وُضو کیا، نمازِ فجر ادا کی، پھر کفن منگوایا، آنکھوں پر لگا کر کہا: میرے رَبّ کا حکم سَر آنکھوں پر، اتنا کہا اور چہرہ قبلے کی طرف کر کے پاؤں پھیلا دیئے۔ لوگوں نے دیکھا تو رُوح مُبارَک پرواز کر چکی تھی۔ آپ کا مزار مُبارَک طُوس، ضلع خراسان کے "مقابرِ غزالی" نامی قبرستان میں ہے۔[1]

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مُجَدِّد ہیں

حدیثِ پاک میں ہے: بے شک اللہ پاک اس اُمّت کے لئے ہر صدی میں ایک مجدد بھیجتا رہے گا، جو دِین کی تجدید کرے گا۔[2] عُلَما فرماتے ہیں: امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پانچویں صدی ہجری کے مجدد ہیں۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک جملے نے کایا پلٹ دی

امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک 15 سال تھی، جب آپ کے والِدِ محترم دُنیا سے رخصت ہو گئے۔ چنانچہ گھر کے مُعاشی حالات تنگ ہونے لگے، اس کے باوُجود امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مدرسے کا رُخ کیا اور عِلْمِ دین سیکھنے میں مَصْرُوف ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے علاقے طوس میں اپنے والد کے دوست امام احمد بن محمد راذکانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حاصِل کی، پھر جُرجان تشریف لے گئے، وہاں امام ابو نصر اسماعیل رَحمۃُ اللہِ

1...اَلثَّبات عِنْدَ الْمَمَات، صفحہ:178۔

2...ابو داؤد، کتاب ملاحم، صفحہ:674، حدیث:4291۔

3...اِتْحَافُ السَّادَہ، جلد:1، صفحہ:36۔

عَلَیْہ سے عِلْم حاصِل کیا، پھر نیشاپور تشریف لائے اور کئی سال امام الحرمین امام جُوَیْنِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عِلْم دین سیکھتے رہے۔[1]

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا معمول تھا، جو کچھ استاد سے سیکھتے اسے لکھ کر نوٹس کی صُورت میں محفوظ کرتے رہتے تھے۔ جب آپ جُرجان سے واپس تشریف لا رہے تھے، راستے میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا، قافلے کا تمام سامان لوٹ لیا گیا، اس حادثے میں امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علمی نوٹس بھی ڈاکوؤں کے ہاتھ لگ گئے۔ آپ کو اس کا بہت صدمہ ہوا، چنانچہ آپ ڈاکوؤں کے سردار کے پاس تشریف لائے اور اللہ کریم کی بارگاہ میں حاضِری کا منظر یاد دِلا کر فرمایا: میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ میرے نوٹس لوٹا دو، اس میں تمہارے فائدے کی کوئی چیز نہیں۔ اس پر ڈاکوؤں کے سردار نے ایک قہقہ لگایا اور طنزیہ لہجے میں بولا: تمہیں عِلْم پر عُبُور کیسے ہو سکتا ہے؟ حالانکہ یہ نوٹس چھن جانے سے تم بالکل کورے ہو گئے ہو۔

بَس یہ ایک جملہ تھا، جس نے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دِل پر گہرا اَثر کیا، فرماتے ہیں: میں سمجھ گیا تھا کہ یہ بات ڈاکوؤں کے سردار نے کہی نہیں ہے بلکہ میری راہنمائی کے لئے اللہ پاک نے اس کی زبان سے کہلوائی ہے، چنانچہ میں نوٹس لے کر اپنے وطن پہنچا اور پورے تین سال لگاتار محنت کر کے نوٹس میں لکھے ہوئے تمام مسائل زبانی یاد کر لیے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ شروع ہی سے اپنی اصلاح کی طرف کیسے متوجہ تھے، آپ نے ڈاکوؤں کے سردار کا جملہ سُنا اور اس کا بُرا نہیں منایا،

---

1 ... فیضانِ امام غزالی، صفحہ: 10، 12، 15، ملتقطاً۔
2 ... طبقات شافعیہ کبری، پانچواں طبقہ، جلد: 6، صفحہ: 195 ملخصاً۔

اسے اپنی توہین نہیں سمجھا بلکہ اس سے سبق لیا اور آیندہ کے لئے اپنا عِلْم ایسا محفوظ کیا کہ اب کوئی بھی اسے چرا نہیں سکتا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کبھی ایک جملہ ہی زِندگی کا انداز بدل دینے کے لئے کافِی ہو جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بغداد آمد

امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ طویل عرصہ نیشاپور میں امام الحرمین امام جوینی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر رہے اور ان سے عِلْمِ دین سیکھتے رہے، جب امام الحرمین رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دُنیا سے رخصت ہوئے تو آپ نے نیشاپور کو خیر آباد کہا اور بغداد تشریف لے آئے۔ بغداد اس وقت عِلْم کا مرکز تھا اور سلجوق سلطنت کا دارالحکومت بھی تھا، اس وقت کے وزیراعظم نِظَامُ الْمَلِک عِلْم دوست اور نیک طبیعت تھے، اس لئے اکثر دربارِ شاہی میں عُلَما کا اجتماع رہتا، عُلَما یہاں علمی مذاکرہ کرتے، شَرعی مسائل کا حل نکالتے، بعض دفعہ کسی مسئلہ پر عُلَما کا اختلاف ہو جاتا تو حق واضح کرنے کے لئے مہذب انداز میں مناظرے کا بھی اہتمام کیا جاتا تھا۔ امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب دربارِ شاہی میں تشریف لائے تو وزیرِ اعظم کی موجودگی میں کئی عُلَما کے ساتھ آپ کا علمی مذاکرہ ہوا، وزیرِ اعظم نے آپ کا علمی کمال دیکھا تو بہت خوش ہوئے، چنانچہ وزیر اعظم نے امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بغداد کی مشہور اسلامک یونیورسٹی جامعہ نظامیہ میں شیخ الجامعہ (یعنی وائس چانسلر) کا عہدہ پیش کیا۔ اس وقت امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عمر تقریباً 34 سال تھی۔

چار سال تک امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جامعہ نظامیہ میں درس و تدریس فرماتے رہے، اس وقت تک آپ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی علمی شان و شوکت کا چرچا دُور دُور تک ہو چکا تھا، ملک کے بڑے

بڑے عُلَما، وزیر، مشیر آپ کے دَرْس میں حاضِر ہوتے اَوْر علمی پیاس بجھایا کرتے تھے۔ (1)

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی گوشہ نشینی

اللہ کریم کا امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ پر بڑا اِحْسان تھا، اللہ پاک نے شروع ہی سے آپ کو عِلْم کا شوق، تلاشِ حق کی جستجو اور اللہ کا قرب حاصِل کرنے کا شوق عطا کیا تھا۔ بغداد آکر امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو شہرت نصیب ہوئی، عِلْم کی دُنیا میں بڑا مقام مِلا مگر دِل ابھی تک بے تاب تھا، چنانچہ آپ نے کتابوں کا مزید مطالعہ شروع کیا، آخر جب تصوف کی کتابیں پڑھیں تو دِل دُنیا سے بیزار ہو گیا، آپ جان گئے کہ اللہ پاک کا قرب مقام و مرتبے اور شہرت میں نہیں بلکہ دُنیا سے منہ موڑ کر دِل کی اِصْلاح کرنے میں ہے۔ چنانچہ آپ نے شان و شوکت، عزت و مرتبہ، اُونچا منصب، شہرت و مقبولیت سب کچھ چھوڑا، صوفیاء کا لباس پہنا اور مجاہدات کے لئے ملکِ شام کی طرف روانہ ہوگئے۔ (2)

پیارے اسلامی بھائیو! امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی ہمّت دیکھئے! ایسی عزت وشہرت، مقام و مرتبہ، جب بڑے بڑے عُلَما شاگرد کے طور پر سامنے بیٹھتے ہوں، وزیر و مشیر ادب کرتے ہوں، ساری شان و شوکت یک لخت چھوڑ دینا آسان بات نہیں بڑی ہمت و حوصلے کا کام ہے۔ ہم لوگ خدشات کا شکار رہتے ہیں، ہمیں ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت دے دی جائے، مدنی قافلے میں سفر کی درخواست کر دی جائے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کا کہہ دیا جائے تو دُکان کون چلائے گا، بزنس کون سنبھالے گا، بچوں کو اسکول چھوڑنے کون جائے گا، گھر کی ذمہ داریاں کون اُٹھائے گا وغیرہ وغیرہ ہزار قسم کے

1... فیضان امام غزالی، صفحہ: 15 -22، ملتقطاً

2... فیضان امام غزالی، صفحہ: 27 ملخصًا۔

خدشات نکال کر ہم سامنے رکھ دیتے ہیں اور نیکیاں کمانے، اللہ کریم کا قرب حاصِل کرنے، جنت کے رستے پر چلنے سے محروم رِہ جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! جو خدشات کی زنجیریں پیروں میں ڈال لیتا ہے، زِندگی کے سفر میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ زِندگی ختم ہو جاتی ہے، کام ختم نہیں ہوتے، موت کا فرشتہ آجاتا ہے، جب قبر میں اُتار دیا جاتا ہے تو وہی کام جن کو آڑ بنا کر دینی کاموں سے رُک جاتے تھے، جوں کے توں ہوتے رہتے ہیں، ہم نے نہ جانے کیوں سوچ لیا ہے کہ یہ دُنیا ہماری وجہ سے ہی چل رہی ہے؟ ہزاروں لوگ قبروں میں سو رہے ہیں، ان کا بھی یہی خیال تھا کہ میرے بغیر یہ دُنیا رُک جائے گی، میں نہ رہا تو میرے گھر سے لے کر کاروبار تک سب کچھ معطل ہو جائے گا، بچے بھوک سے مَر جائیں گے، گھر کی معیشت، گھر کا نظام تباہ ہو جائے گا، دُنیا جیسی ہے ایسی نہ رہے گی لیکن موت کا فرشتہ آیا، سانس رکی، رُوح نکلی، قبر میں اُترے اور سارے کا سارا نظام جوں کا توں اب بھی چل رہا ہے۔ **اے جنّت کے طلب گارو...!!** ہمت سے کام لیجئے۔ خدشات کی زنجیریں توڑ دیجئے! اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ فُتِحَ لَهٗ بَابٌ مِنْ خَيْرٍ** جس کے لئے بھلائی کا دروازہ کھل جائے، **فَلْيَنْتَهِزْهُ** تو وہ کُود کر اس دروازے میں داخِل ہو جائے، **فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ مَتٰى يُغْلَقُ عَلَيْهِ** کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کب یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! سانس چل رہی ہے، یہ بھلائی کا دروازہ ہے، ہمارے دِل میں نیکی کا خیال آگیا، یہ بھلائی کا دروازہ ہے، ہمیں نیک کام کی دعوت دے دی گئی، یہ بھلائی کا دروازہ ہے، ہمیں روشنی دکھا دی گئی، یہ بھلائی کا دروازہ ہے، اب خدشات کو جھٹک دیجئے،

1 ...کَنْزُ الْعُمَّال، کتابِ مواعظ، جز:15، جلد:8، صفحہ:334، حدیث:43127۔

اب بہانے مت تلاش کیجئے بلکہ جلدی سے اس دروازے میں داخِل ہو جائیے۔ دیکھئے! امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے لئے بھلائی کا دروازہ کھلا، آپ کی بھی اَوْلاد تھی، آپ کا بھی گھر تھا، آپ کی بھی مصروفیات تھیں بلکہ آپ ہم سے زیادہ مصروف تھے، آپ کی عزّت تھی، لوگ آپ کی طرف رُجوع کرتے تھے، بڑے بڑے عُلَما آپ سے عِلْم سیکھتے تھے، جامعہ نظامیہ کے سب سے بڑے استاد آپ تھے، وقت کا بادشاہ، سلطنتِ سلجوق کا وزیرِ اعظم آپ کی منّتیں کر رہے تھے کہ حُضُور نہ جائیے! لیکن آپ کسی چیز کو خاطر میں نہ لائے، ہمّت کی، اللہ کریم پر بھروسہ کیا، سب کچھ چھوڑا اور ملکِ شام جا کر گوشہ نشین ہو گئے، پھر اللہ پاک نے آپ پر کرم کیا، اپنے قُرْب کے دروازے آپ کے لئے کھول دیئے گئے اور آپ کو ولایَت کا بلند رُتبہ عطا کیا صِدّیقیَّت وِلایَت کا سب سے بُلند رُتبہ ہے اور امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بھی صِدّیقیَّت کے رُتبے پر فائِز ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ پیرِ کامِل کی بارگاہ میں

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بلند رُتبہ عالم دین تھے، جب آپ نے راہِ طریقت پر قدم رکھا تو اس بارے میں خوب غور و فکر کیا، آپ جانتے تھے کہ یہ رستہ بہت دُشوار ہے، لہٰذا پیرِ کامِل کی رہنمائی کے بغیر اس رستے پر چلنا اور کامیابی حاصِل کرنا ممکن نہیں، چنانچہ آپ شیخ ابو علی فارمذی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے، اپنی تمام علمیت، مقام و مرتبہ وغیرہ پسِ پُشت ڈالا اور خالی دِل ہو کر پیرِ کامِل کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف ہو گئے۔ علاّمہ تاج الدین سُبکی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: شیخ فارمذی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو جن اَوْراد و وَظائِف، عبادات، ریاضت و مجاہدے کا حکم دیتے، آپ استقامت کے

ساتھ اُس پر عمل کرتے، یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ کو مقصود تک پہنچا دیا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیاء! اے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چاہنے والو! غور کیجئے! امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسے ماہر عالمِ دین کو بھی راہِ طریقت میں کامیابی کے لئے پیر کی ضرورت ہے تو ہمیں کتنی ضرورت ہو گی؟ اللہ کریم پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت: 35 میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔ (پارہ 6، سورۃ المائدۃ: 35)

حکیم الاُمّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ہر چیز کی تلاش کے لئے دروازے الگ ہیں، ہر سودے کی جستجو کے لئے بازار دوکانیں جدا ہیں، اس چیز کی تلاش میں ان دروازوں، ان دوکانوں، بازاروں میں جانا پڑتا ہے، خدا تعالیٰ کو ڈھونڈو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے پر اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ڈھونڈو حضراتِ اولیاء اللہ کے دروازوں پر۔ (2) مزید فرماتے ہیں: اس آیت میں تقویٰ کے بعد وسیلہ کی تلاش کا حکم دے کر بتایا گیا کہ کوئی متقی تقویٰ کے کسی درجہ پر پہنچ کر وسیلے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، لہٰذا کوئی متقی مسلمان یہ نہ سمجھے کہ میں تو متقی ہو گیا اب مجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے کسی وسیلہ کی ضرورت نہیں، جیسے ہر مومن اَعمال و تقویٰ کا حاجت مند ہے یونہی ہر متقی وسیلہ کا محتاج ہے۔ (3)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاء، جلد: 14، صفحہ: 321 ملخصاً۔
2... تفسیر نعیمی، پارہ: 6، سورۂ مائدہ، تحت الآیۃ: 35، جلد: 6، صفحہ: 402 ملخصاً۔
3... تفسیر نعیمی، پارہ: 6، سورۂ مائدہ، تحت الآیۃ: 35، جلد: 6، صفحہ: 394 ملتقطاً۔

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تجدیدی کارنامے

کم و بیش 11 سال تک امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ گوشہ نشین رہے اور اللہ پاک کی عبادت و ریاضت کرتے رہے۔اس دوران فتنوں نے سَر اُٹھایا،ان فتنوں سے نمٹنے کے لئے کسی ماہِر عالِم کی ضرورت تھی، چنانچہ بادشاہِ وقت نے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خط لکھے اور درخواست کی کہ خلوت نشینی چھوڑ کر بغداد تشریف لایئے اور اُمّت کو فتنوں سے نجات دلایئے۔بادشاہ کی بار بار درخواست پر امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بعض صُوفیائے کرام سے مشورہ کیا،سب نے یہی کہا کہ اب گوشہ نشینی کا وقت نہیں،اب فتنوں کا مقابلہ کر کے اُمّت کو بھٹکنے سے بچانے کا وقت ہے، بعض صُوفیائے کرام کو خواب میں غیبی اشارے بھی ملے اور کہا گیا کہ اب گوشہ نشینی چھوڑ دینا ضروری ہے۔چنانچہ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دوبارہ دَرْس و تدریس کی مسند پر تشریف لائے اور فتنوں کی روک تھام کے لئے مَصرُوفِ عمل ہو گئے۔

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بہ یک وقت تین۳ محاذوں پر فتنوں کا مقابلہ کیا:(1):ان میں پہلا محاذ اَہْلِ فلسفہ کا ہے، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دور میں فلسفہ عُروج پر تھا اور فلسفی حضرات اسلام کو عقل پر تول کر قرآنِ کریم پر، اَحادیث پر اور اسلام کے بنیادی عقائد پر طرح طرح کے اعتراض کر رہے تھے، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ میدان میں تشریف لائے اور نہایت تحقیقی انداز میں فلاسفہ کے اعتراضات کا نہ صِرْف رَدّ کیا بلکہ فلسفے کی بنیادوں پر عقلی اعتراضات وارِد کیے اور اس بارے میں کتابیں لکھ کر اسلامی عقائد کی حفاظت فرمائی۔

(2):اسی طرح امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دور میں فرقۂ باطنیہ بھی عروج پر تھا،یہ بھی اُمّت کو گمراہ کر کے اسلام کے بنیادی عقائد کو تبدیل کرنے اور اپنی باطِل تعلیمات عام کرنے میں مصروف تھے، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس گمراہ کُن فرقے کا بھی شَدُّ ومَدّ کے ساتھ

رَدّ کیا اور اُمّت کے عقائد کی حفاظت کی۔ (3): تیسرا بڑا اور اَہم محاذ جس پر امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کام کیا، وہ تھا عوام کی عملی تنزلی۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دور میں مُعَاشَرہ بے راہ رَوِی کا شِکار تھا، اس کی طرف امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بروقت توجہ فرمائی اور مُعَاشَرے کی اِصْلاح کے لئے کمربستہ ہو گئے، اس کام کے لئے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِحْیَاءُ الْعُلُوْم لکھی، کیمیائے سعادت لکھی، مُکَاشِفَۃُ الْقُلُوْب لکھی، مِنْھَاجُ الْعٰبِدِیْن لکھی، دِل کی اِصْلاح کیسے ہو گی، ہم عبادت گزار کیسے بنیں گے، نفس پر قابُو کیسے پانا ہے، شیطان کا مقابلہ کیسے کرنا ہے، کون کون سی چیزیں جہنّم کی طرف لے جاتی ہیں، جنّت کا راستہ کیا ہے، اللہ پاک کا قرب کیسے ملے گا، باطنی بیماریوں سے جان کیسے چھوٹے گی، ایک شخص کی اپنی اِصْلاح کیسے ہونی ہے، خاندان کی اِصْلاح کیسے ہونی ہے، مُعَاشرے کی اِصْلاح کیسے ہونی ہے، یہ ساری چیزیں امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتابوں میں لکھیں، لوگوں کو بتائیں، اس کے لئے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خانقاہ تعمیر کروائی، مدرسہ تعمیر کیا، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ محافِل سجاتے، دَرْس دیا کرتے، بیان کیا کرتے، لوگوں کو آخرت کی یاد دلاتے اور قرآن وحدیث پر عمل کی دعوت دیا کرتے تھے۔ (1)

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات کا خلاصہ

آیئے! امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتاب "منہاج العابدین" کی روشنی میں اِصْلاح کے کچھ مدنی پھول سنتے ہیں: "مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن" امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آخری تصنیف ہے، اس کتاب کا بنیادی نکتہ سورۃ الذاریات کی آیت: 56 ہے، اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

1 ... فیضانِ امام غزالی، صفحہ:65، بتغیر قلیل۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پارہ 27، سورۃ الذاریات:56)

ترجمہ کنزالایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی(اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اس آیت پر عمل کرتے ہوئے ہم نے عِبادت گزار کیسے بننا ہے؟ اس کے لئے امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے **چند** چیزیں بیان فرمائیں کہ جب یہ چیزیں پائی جائیں تب ایک بندہ واقعی عبادت گزار بن سکتا ہے۔

ان میں پہلی چیز ہے؛ عِلْم: عِبادت گزار وہی بن سکتا ہے جس کے پاس عِلْم ہو، جسے معلوم ہی نہیں کہ کیا کیا چیزیں عِبادت ہیں، کیا کیا چیزیں عِبادت نہیں ہیں، وہ عِبادت گزار کیسے بن سکے گا؟ جس نے نماز سیکھی نہیں ہے، قرآن سیکھا نہیں ہے، روزے کے احکام سیکھے نہیں ہے وہ یہ کام کیسے کرپائے گا؟ پھر کون کون سی چیزیں ہیں جو عِبادت کو ضائع کر دیتی ہیں، کون کون سی چیزیں ہیں جو عِبادت کو گُنَاہ میں تبدیل کر دیتی ہیں، جو چیزیں عِبادت نہیں ہیں مگر زِندگی گزارنے کے لئے ضروری ہیں انہیں عِبادت میں کیسے تبدیل کرنا ہے، یہ سارے طریقے معلوم ہوں گے تو بندہ وقت کا دُرُست استعمال کرسکے گا اور دُنیا میں رہتے ہوئے دُنیادار نہیں بلکہ عبادت گزار بن سکے گا، اگر عِلْم نہ ہو تو یہ سب کچھ کیسے ہوسکے گا؟۔

دوسری چیز توبہ: پھر عِلْم دو قسم کا ہے: (۱): عِلْمٌ عَلَی اللِّسَان وہ عِلْم جو صِرْف زبان تک رہتا ہے، دِل میں نہیں اُترتا، اس عِلْم کا کوئی فائدہ نہیں، یہ روزِ قیامت انسان کے خلاف گواہی دے گا۔ (۲): دوسرا عِلْمٌ فِی الْقَلْبِ وہ عِلْم جو دِل ہے۔[1] یہ اَصْل عِلْم ہے، جب یہ عِلْم حاصِل ہو تو بندہ اپنے آپ میں ڈوب جاتا ہے، اسے اپنے گُنَاہ نظر آتے ہیں، اپنی

1… جامع علوم وحِکَم، صفحہ:351۔

خطائیں یاد آتی ہیں، قبر کا منظر آنکھوں کے سامنے کھل جاتا ہے، قیامت یاد آتی ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں پیشی کا منظر یاد آتا ہے، پھر بندہ اندر سے ٹوٹتا ہے، شرمندہ ہوتا ہے، آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں، دِل بے سکون ہوتا ہے، امام غزالی فرماتے ہیں: اب بندہ غسل کرے، صاف کپڑے پہنے، تنہائی میں چلا جائے، نمازِ توبہ ادا کرے اور سَر سجدے میں رکھ کر اللہ کریم کے حُضُور سچے دِل سے توبہ کرے، آیندہ کبھی گُناہ نہ کرنے کا پکا وعدہ کرے اور نیکیوں والی نئی زِندگی گزارنے کا عزم باندھ لے۔[1] مگر اب اس کے سامنے چار بڑی رکاوٹیں کھڑی ہوتی ہیں:

پہلی رکاوٹ: دُنیا: مثلاً خیالات آتے ہیں: ۞ میں عبادت کرنے لگا تو کیریئر پلاننگ کا کیا بنے گا، ۞ میرے خواب کیسے پورے ہوں گے، ۞ میں بڑا آدمی بننا چاہتا ہوں، میں فلاں عہدے پر پہنچنا چاہتا ہوں، یہ سب کیسے ہو سکے گا، ۞ داڑھی رکھ لی، عمامہ سجا لیا، مسجد میں جانے لگا تو مُعاشرے میں میری ویلیو کیا رہے گی، میرا نِکاح کیسے ہو سکے گا وغیرہ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: اس سب کا علاج یہ ہے کہ دُنیا کی بجائے آخرت کو ترجیح دی جائے۔ امیر المؤمنین مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنہ فرماتے ہیں: دُنیا جا رہی ہے، آخرت آ رہی ہے، ان دونوں کے چاہنے والے ہیں، لوگو! دُنیا والے نہ بنو! آخرت والے بنو...! آج عمل کا وقت ہے، حساب نہیں، کل حساب کا دِن ہو گا، عمل نہ کر پاؤ گے۔[2]

دوسری رُکاوٹ: لوگوں سے میل جول: عِبادت کے رستے پر آنا ہے تو یقیناً عِبادت کو وقت دینا پڑے گا لیکن پھر ہوٹلنگ کا کیا ہو گا؟ پکنک پارٹیوں کا کیا بنے گا؟ دوستوں کے ساتھ گپ شپ لگانی ہے، سیر پر جانا ہے، اس سب کا کیا ہو گا؟ بُرے دوستوں سے جان کیسے چھوٹے

1... منہاج العابدین، دوسرا باب، توبہ کے بیان میں، صفحہ: 73 ماخوذاً۔

2... بخاری، کِتَابُ الرِّقَاق، صفحہ: 1581۔

گی وغیرہ وغیرہ خیالات دِل کو پکڑ لیتے اور عبادت سے روکنے لگتے ہیں، اس کا عِلاج یہی ہے کہ لوگوں سے تعلقات کم کر دیئے جائیں کہ جو دوست یار شتہ دار عِبَادت کی راہ میں رُکاوٹ ہو وہ اَصْل میں دوست نہیں بلکہ دُشمن ہے۔ قیامت کو یاد کیجئے! آہ! میدانِ محشر...!! وہ نفسی نفسی کا عالم...!! ماں اکلوتے کو چھوڑ رہی ہے، باپ بیٹے سے دامن چھڑا رہا ہے، بھائی بھائی سے بھاگ رہا ہے، کوئی ایک نیکی دینے کو تیار نہیں، آہ! لوگوں کی وجہ سے عِبَادت سے رکنے والے اس وقت حسرت زدہ ہوں گے، شرم سے سَر جھکائے، واویلا مچائیں گے:

یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا ﴿۲۸﴾ (پارہ 19، سورۃ الفرقان: 28)	ترجمہ کنزالایمان: وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

تیسری اور چوتھی رکاوٹ: نفس و شیطان: شیطان تو چاہتا ہی یہی ہے کہ بندہ عِبَادت کی طرف نہ آئے، اس کے لئے طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے اور نفس ہر وقت لذت کا خواہش مند، سست اور سہولت پسند رہتا ہے، ہرگز عبادت پر آمادہ نہیں ہوگا، ان کا علاج یہ ہے کہ شیطان سے جنگ کی جائے، اس کے شَر سے اللہ کریم کی پناہ مانگی جائے اور نفس کا عِلاج یہ ہے کہ اس پر زبردستی عِبَادت کا بوجھ ڈال دیا جائے۔

جب بندہ ان تمام گھاٹیوں سے گزر جاتا ہے تو اب شکر کا مرحلہ آتا ہے کہ بندہ اللہ پاک کا شکر ادا کرے، اس کی حمد بجا لائے کہ ناشکری بندے کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ کیا بلعم بن باعوراء کو نہ دیکھا، کیسا عبادت گزار تھا، کیسا بڑا عالم تھا، زمین پر بیٹھ کر لوح محفوظ کی تحریر پڑھ لیا کرتا تھا، اس کی دُعائیں قبول ہوتی تھیں مگر یہ ناشکرا تھا، اسے ناشکری کی سزا ملی، اس کا خاتمہ بُرا ہوا، اس کا ایمان چھن گیا، کافِر ہو کر مرا اَور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم کا ایندھن بن گیا۔ **تو اے جنت کے طلب گارو...!!** عِبَادت بھی کیجئے، نیک اَعْمال بھی بجا

لائیے! اچھے انسان بھی بنیئے مگر شکر کرنا ہر گز نہ بھولئے۔ اللہ پاک ہم سب کو نیک بننے اور نیک بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

نیک عمل نمبر 71 کی ترغیب

اے عاشقانِ اولیاء! اللہ پاک کے نیک بندوں نے ہمیں کیا کیا نصیحتیں کی ہیں اس کا علم ہمیں مطالعہ سے حاصل ہو گا مگر افسوس! آج کل مسلمانوں میں مطالعے کا شوق تقریبا ناپید ہو چکا ہے اسی شوق کو بڑھانے کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں 72 نیک اعمال میں ایک نیک عمل مطالعہ کرنے کے لئے بھی دیا ہے چنانچہ نیک عمل نمبر 71 یہ ہے کہ کیا آپ نے زندگی بھر کے نصاب کا مطالعہ فرما لیا؟ (منہاج العابدین، جاء الحق، بہار شریعت حصہ 9 سے مرتد کا بیان، حصہ 16 سے خرید و فروخت کا بیان اور والدین کے حقوق کا بیان، (اگر شادی شدہ ہیں تو) حصہ 7 سے محرمات ک ابیان اور حقوق الزوجین، حصہ 8 سے بچوں کی پرورش کا بیان، طلاق کا بیان، حرمتِ مصاہرت، ظہار کا بیان اور طلاق کنایہ کا بیان۔ اعلی حضرت کی کتب "تمہید الایمان، حسّام الحرمین، نیز مکتبۃ المدینہ کی کتابیں "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب) اور اس کے علاوہ اور بھی کتابیں اور رسائل ہیں انہیں "72 نیک اعمال" کے رسالے میں دیکھا جاسکتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اس نیک عمل پر عمل کرتے ہوئے ان کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیےاس سے بہت سا علمِ دین بھی حاصل ہو گا اور بزرگوں کی نصیحتیں بھی ملیں گی۔ آپ بھی نیت کریں کہ "72 نیک اعمال" کا رسالہ پُر کریں گے اور ان کتابوں کا مطالعہ بھی کریں گے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے پُر فتن دور میں میرے شیخ طریقت امیر اہلسنت، حضرت

علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضویہ دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا فیضان خوب عام کیا، آپ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بڑی محبت کرتے ہیں، آپ کی کتابوں کو پڑھتے، ان پر عمل کرتے اور دوسروں کو ان پر عمل کی ترغیب بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ امیر اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی خواہش پر ہی دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر) نے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا اور مکتبۃ المدینہ نے انہیں شائع کیا، آپ بھی امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتابیں مثلاً "احیاء العلوم"، "مکاشفۃ القلوب"، "منہاج العابدین" وغیرہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے، پڑھیے اور عمل کی سَعادت حاصِل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پانی میں اسراف سے بچنے کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے رسالے **"وضو کا طریقہ"** سے پانی میں اسراف سے بچنے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: وُضو میں بَہُت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ (کَنْزُ الْعُمّال، ۹/۱۴۴، حدیث:۲۶۲۵۵) (2) آقا عَلَیْہِ السَّلَام ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا، فرمایا: اِسراف نہ کر اِسراف نہ کر۔ (سُنَن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب ما جاء فی القصد فی الوضوء۔ الخ ۱/۲۵۴، حدیث: ۴۲۴) ☆ اگر وَقف پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بالاتِّفاق حرام ہے (وضو کا طریقہ، ص ۴۲) ☆ بعض لوگ چلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گِرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہیے۔ (وضو کا طریقہ، ص۴۲) ☆ آج تک جتنا بھی ناجائز

اِسراف کیا ہے ،اُس سے توبہ کرکے آیندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔ ☆وُضو کرتے وقت نل احتِیاط سے کھولئے ،دَورانِ وُضو مُمکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے رہئے۔ ☆مِسواک، کُلّی، غَرغَرہ ،ناک کی صفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کاخِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچّھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنایئے۔

﴾ اعلان ﴿

پانی میں اسراف سے بچنے کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی،یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت احمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (4)

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴾5﴿ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

---

1 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ... الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 16 اکتوبر 2025ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

پانی میں اسراف سے بچنے کے بقیہ مدنی پھول

☆سردیوں میں وُضو یا غُسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصُول کی خاطِر نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنائیے۔ ☆منہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔ ☆استِعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون رکھئے جس میں پانی بالکل نہ ہو ☆پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے دوسرے کو پلا دیجئے یا کسی اور استعمال میں لیجئے۔ ☆استنجا خانے میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زِیادہ خرچ ہوتا ہے اور

---

1 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

پاؤں بھی اکثر آلودہ ہو جاتے ہیں۔☆نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِس کا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔☆بسا اوقات مساجِد و مدارِس کے نل ٹپکتے رَہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا! اِنتظامیہ کو اپنی ذِمّہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخِرت کی بہتری کیلئے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے۔☆کھانا کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ مُعامَلات میں خوب احتیاط فرمایئے تاکہ ہر دانہ، ہر غذائی ذرّہ اور ہر قطرہ استِعمال ہو جائے۔(وضو کا طریقہ، ص۴۷،۴۶،۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆سوتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "سوتے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا۔

ترجَمہ: اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ ہی جیتا اور مرتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔(مدنی پنج سورہ، ص203)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمل کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹارائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُالکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان

سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے

باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟نیز کسی سے عاریتاً(یعنیTemporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:"میں حقیر ہوں،کمینہ ہوں"جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شرعی)اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یاسُنا؟(48)اپنے والدین اور پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصا ذِمّے دار)سے مَعَاذَاللہ کوئی بُرائی صادِر ہوجائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یامِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یامَعَاذَاللہ بِلااجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی،دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12مرتبہ

ہفتہ وار 10نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تااشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورَت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے،یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد